

یہ ایک تلاش کنندہ آزمائش  
 نمبر 3521  
 ایک وعظ  
 شائع شدہ بروز جمعرات، 20 جولائی، 1916  
 پیش کردہ سی۔ ایچ۔ سپرجین  
 میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن میں  
 بروز جمعرات شام، 18 جنوری، 1872

پاک لوگوں کے لیے سب چیزیں پاک ہیں، مگر ناپاک اور بے ایمان کے لیے کوئی چیز بھی پاک نہیں، بلکہ ان کی عقل اور "ضمیر بھی ناپاک ہیں۔"  
 ططس 15:1

اس شام میں اس آیت کی مکمل تشریح کرنے کا دعویٰ نہیں کروں گا، کیونکہ اس میں بہت سے گہرے نکات اور پیچیدہ سوالات پوشیدہ ہیں۔ میں فقط چند مشابہات پیش کروں گا جو عملی فائدہ پہنچا سکیں۔

یہ آیت اکثر غلط طریقے سے استعمال کی گئی ہے۔ اسے وہ معنی پہنائے گئے جو رسول کے ذہن میں کبھی نہ تھے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ کسی پاک دل انسان کے لیے غلط چیز بھی جائز ہو جاتی ہے، بلکہ وہ یہ فرماتا ہے کہ جب انسان کا دل و دماغ پاک ہوں تو دیگر چیزیں بھی ان کے لیے پاک ہو جاتی ہیں، لیکن جب ان کے خیالات ناپاک ہوں تو وہ ان چیزوں کو ناپاکی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم اس مفہوم کو آہستہ آہستہ کھولنے کی کوشش کریں گے، مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اگر میں اپنے آپ کو پاک دل جانوں تو ناپاکی بھی میرے لیے پاک ہو جائے گی۔ اگر میں ناپاکی میں خوشی محسوس کروں تو اس سے ثابت ہو گا کہ میرا دل ناپاک ہے۔

وہ شخص جو اپنے آپ کو پاک ذہن والا ظاہر کرتا ہے، مگر پھر بھی ناپاک راہ پر چلتا ہے، اُس کی یہ حالت اس بات کا ثبوت نہیں کہ اُس کی ناپاک زندگی پاک ہو گئی، بلکہ یہ اس امر کا مظہر ہے کہ اُس کا دل سرے سے ہی پاک نہ تھا۔

ہمارے متن میں آج کی شام دو قسم کے آدمی پائے جاتے ہیں۔ پاک اور ناپاک و بے ایمان، اور پھر اُن پر ظاہری چیزوں کے دو مختلف اثرات۔ ایک کے لیے سب کچھ پاک، اور دوسرے کے لیے کچھ بھی پاک نہیں۔ پہلے، آئیے ان پر گفتگو کریں

## 1.

### دو قسم کے آدمی

پہلے، پاک لوگ۔ ہم انہیں کہاں پائیں گے؟ وہ کہاں پیدا ہوتے ہیں؟ ہمارا جواب یہ ہے کہ کوئی انسان پیدائشی طور پر پاک نہیں ہوتا۔ "کون ناپاک میں سے پاک چیز نکال سکتا ہے؟ کوئی بھی نہیں!" جس طرح ہمارے باپ دادا نے گناہ کیا، اُسی طرح ہم، جو اُن کی نسل ہیں، گناہ کی طرف مائل پیدا ہوتے ہیں۔ ہم پیدائش ہی سے ناپاک ہیں۔ پاک وہی ہیں جنہیں دوسری خلقت کے ذریعے پاک بنایا گیا ہو۔

پہلی مرتبہ وہ کمہار کے چاک پر بگڑ گئے۔ پس انہیں لازم ہے کہ خالق کے ہاتھ سے دوسری بار گزریں۔ انہیں خدا کے ظاہر کرنے والے روح کی قدرت کو محسوس کرنا ہوگا، جو انہیں نئی خلقت عطا کرے، تب ہی وہ سچ میں پاک کہلا سکتے ہیں۔ اور پھر بھی، وہ کامل طور پر پاک نہیں۔ یہاں تک کہ وہ جو "پاک دل" کہلاتے ہیں، اُن میں بھی ناپاکی کا کچھ نہ کچھ اثر باقی رہتا ہے۔ اگر کوئی اس پر اعتراض کرے، تو اُسے یوحنا رسول کے پہلے خط، پہلے باب اور آٹھویں آیت کو یاد رکھنا چاہیے: "اگر کوئی کہے کہ اُس میں گناہ نہیں، تو وہ جھوٹا ہے اور سچائی اُس میں نہیں۔"

سب سے نیک آدمی میں بھی گناہ موجود ہوتا ہے، اور اگر وہ اسے نہ دیکھے تو اس کا سبب محض اُس کا نادان خودفریبی میں مبتلا ہونا ہے۔ کیونکہ سب سے پاک دل میں بھی وہ پرانی فطرت اور آدم اول سے وراثت میں ملی ناپاکی کسی نہ کسی طور قائم رہتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ زندگی آخری دم تک ایک مسلسل جنگ بنی رہتی ہے۔ تاہم، ہم آدمیوں کو اُن کی نمایاں صفات کے مطابق پہچانتے ہیں۔ ایک نیک انسان کی جزوی ناپاکی اُسے ناپاک کہلانے کا مستحق نہیں بناتی۔ اگر اُس کی اندرونی سلطنت میں سب سے اعلیٰ اور حاکم صفت پاکیزگی ہو، تو وہ پاک ہی کہلانے گا۔

کوئی شخص زندگی میں کبھی کسی موقع پر جھوٹ بول سکتا ہے، وہ کسی حیرت یا اضطراب میں کوئی ایسی بات کہہ سکتا ہے جو حقیقت نہ ہو، لیکن اگر اُس کی زندگی کا عمومی رجحان راستبازی اور دیانت کی راہ پر ہو، تو ہم اُسے جھوٹا قرار دے کر اُس پر لعنت نہیں بھیجتے۔ ورنہ زمین پر ایسا کون شخص باقی رہتا جو ستائش کے کسی لقب کا مستحق ٹھہرتا؟ خدا پرست لوگ پاک ہیں—نئی پیدائش کے ذریعے پاک کیے گئے ہیں، اور وہ پاک ہیں، اگرچہ مطلق طور پر نہیں۔

یہ لوگ اپنی محبت میں پاک ہیں۔ وہ کسی ایسی چیز سے محبت نہیں رکھتے جو ناپاک، ناپسندیدہ، جھوٹی، یا خدا کی شریعت کے برخلاف ہو۔ اُن کی روح انہی چیزوں کو پسند کرتی ہے جنہیں خدا پسند فرماتا ہے، وہ انہی باتوں کی جستجو کرتے ہیں جنہیں خدا خود حکم دیتا ہے۔ اگرچہ وہ ہمیشہ خدا کے انہی پر پورے طور پر عمل نہیں کر پاتے، پھر بھی وہ اُس کے انہی سے محبت رکھتے ہیں، اور اگرچہ وہ بغیر کسی لغزش کے اُس کی راہوں پر نہیں چل پاتے، پھر بھی وہ اُس کے راستے کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے اور خواہش رکھتے ہیں کہ وہ کسی بھی طرف مڑنے کے بغیر اُس پر گامزن رہیں۔ اُن کی روح کا بھاؤ پاکیزگی کی طرف ہے۔ جب وہ لغزش کے باعث بہک جاتے ہیں تو اُس پر سوگ مناتے ہیں۔ وہ ایسے بھاؤ کو کبھی بھی درست ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرتے، بلکہ اُن کی روح کی اصل اور سچی طلب یہ ہے کہ وہ ہر طرح کی باطل راہوں اور گناہ سے پاک کیے جائیں۔

اور جیسے وہ اپنی محبت میں پاک ہیں، وہ اپنے اعمال میں بھی پاک ہونے لگتے ہیں۔ اگر وہ واقعی خدا کے لوگ ہیں، تو وہ بھیڑ کی طرح بدکاری کے ہجوم میں شامل نہیں ہو سکتے۔ سور اپنے لطف کے لیے کیچڑ میں لوٹتا ہے، مگر خدا کی بھیڑیں پاکیزہ چراگاہوں کو پسند کرتی ہیں۔ کوا مردار پر پلٹا ہے اور اُسی میں راحت پاتا ہے، مگر ایسا کبوتری کے لیے نہیں—وہ پاکیزہ کھلیان اور ستھرا بسیرا پسند کرتی ہے۔ خدا کا فرزند نہ صرف اُن بڑے گناہوں سے بچتا ہے جو بہتوں کو ناپاک کر دیتے ہیں، بلکہ اُن معمولی سی سمجھی جانے والی لغزشوں سے بھی دور بھاگتا ہے۔ جو کچھ اوروں کے نزدیک معمولی ہے اور جسے دنیا خوشی سے اپناتی ہے، مسیحی اُسے غم کی نگاہ سے دیکھتا، اُس سے نفرت کرتا، ماتم کرتا اور اُس سے اجتناب کرتا ہے۔

مسیحی کے اعمال—میں اُن کے لیے کمال کا دعویٰ نہیں کرتا، مگر اتنا ضرور کہتا ہوں کہ سچا مسیحی اپنے اعمال میں کمال کی کوشش کرتا ہے، وہ اُس کی جستجو کرتا ہے، بلکہ حقیقت میں، وہ اپنی حالت میں اُس کے زیادہ قریب پہنچ جاتا ہے جتنا کہ اُس کے دشمن تصور کر سکتے ہیں، یا جتنا کہ وہ خود اپنی جانچ کے دوران ماننے پر آمادہ ہوتا ہے۔ خدا کے پاس اب بھی ایسے لوگ ہیں جو راستی کے ساتھ دنیا میں چلتے ہیں۔ اب بھی کچھ ایسے ہیں جو خدا کے گھر میں ستونوں کی مانند ہیں، جن پر اُس نے اپنے نام کو رقم کر دیا ہے، کچھ ایسے جنہوں نے اپنے لباس ناپاک نہیں کیے، اور جو سفید پوشاک میں اُس کے ساتھ چلیں گے، کیونکہ وہ اُس کے فضل کے سبب لائق ٹھہرائے گئے ہیں۔

اور یہ لوگ، جو اپنی محبت اور اعمال میں پاک ہیں، سب سے بڑھ کر اپنی خواہشات میں پاک ہیں۔ اُن کی سب سے بڑی تمنا پاکیزگی ہے۔ میں یقین کہہ سکتا ہوں کہ اگر خدا رات کے وقت تمہارے پاس ظاہر ہو، اور سلیمان کی طرح تم سے یہ پوچھے: "مانگ، میں تجھے کیا دوں؟" تو کوئی بھی نیا جنم پایا دل ایسا نہ ہوگا جو کہے: "اے خداوند! مجھے دولت دے!" کوئی ایسا نہ ہوگا جو کہے: "مجھے صحت دے!" ہم شاید ان چیزوں کی ضمنی خواہش رکھیں، مگر ہماری اصل تمنا یہ ہوگی: "اے خداوند! مجھے وہ مقدس سیرت عطا فرما جو تجھے پسند آئے، اور میرے ایمان کو عزت بخشے"

پاکیزگی، پاکیزگی، پاکیزگی—یہ وہ شے ہے جس کی ہر نئے دل نے سب سے بڑھ کر آرزو کی ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ میرے ذہن میں کامل راست عقیدہ ہو، اگر ممکن ہو، مگر میں جانتا ہوں کہ اگرچہ میرے پاس یہ دولت ہو، لیکن اگر میری زندگی ناپاک ہو تو یہ میرے لیے بہت کم فائدہ مند ہوگی۔ مگر اگر میرا دل پاک ہو، تو باقی سب چیزیں بھی اُس کے ساتھ آئیں گی اور اُسی سے نکلیں گی، کیونکہ "پاک دل والے خدا کو دیکھیں گے" اور اگر وہ خدا کو دیکھتے ہیں، تو اور کون سی چیز ہے جو اُن کی نظر سے اوجھل رہے گی؟ کیونکہ وہ آنکھ جو خداوندِ قدوس کی جھلک پا چکی ہو، وہ ضرور سچائی اور گمراہی میں امتیاز کرنے کے قابل ہوگی، اور دھوکہ کھانے سے محفوظ رہے گی۔

مسیحی اپنی خواہشات میں بھی پاک ہے۔ پس اگر ایسا ہے کہ اُس کے اندرونی جذبات، اُس کے بیرونی اعمال، اور اُس کی پوری فطرت کی خواہش یہی ہو کہ وہ پاک ہو، تو وہ اس لقب کا مستحق ہے، اور خدا نے خود اُسے یہ نام بخشا ہے۔

مگر دوسری طرف کچھ ایسے ہیں جو ناپاک اور بے ایمان ہیں۔ یہ دونوں چیزیں عموماً ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ اگرچہ کچھ عرصہ پہلے یہ انکار کیا گیا تھا کہ ہر بے ایمان شخص اپنی زندگی میں ناپاک ہوتا ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ اس انکار میں کچھ صداقت بھی ہو سکتی ہے۔ میں یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ ہر دہریہ، ہر وہ شخص جو مسیح کے دین کو رد کرتا ہے، وہ معاشرے میں رہنے کے لائق نہیں یا وہ شرافت کے اصولوں کے خلاف گناہ کرتا ہے۔ میں ایسا عقیدہ نہیں رکھتا۔

راستی سے کہنا چاہوں گا کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے خوشخبری کو رد کر دیا—اور مجھے اس کا شدید افسوس ہے —جنہوں نے خدا کا انکار کیا، اور پھر بھی کسی طرح وہ اپنی تعلیم سے کہیں بہتر ثابت ہوئے، اور انہوں نے اپنی اخلاقی روش میں ایسی استواری رکھی کہ جو بعض مواقع پر مسیحیوں کے لیے بھی نمونہ بن سکتی ہے۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسے معاملات عام اصول نہیں، اور دیانت داری کا تقاضا ہے کہ جب میں نے جو اعتراف کیا ہے، اُس کو مان لیا جائے، تو یہ بھی تسلیم کیا جائے کہ یہ ایک غیر معمولی بات ہے، اور یہ کسی بے دین عقیدے کا نتیجہ نہیں ہو سکتی، کیونکہ جو عقیدہ خدا سے منکر ہو، وہ لازمی اور منطقی طور پر بے ایمانی کا عقیدہ ہوگا، جو گناہ کو جنم دیتا ہے۔ اگر کوئی شریعت دینے والے پر ایمان نہیں رکھتا، تو وہ شریعت کی کیوں پیروی کرے؟ یا اگر وہ کسی ایسے قانون ساز پر ایمان رکھتا ہے جو سزا نہیں دے سکتا اور جزا نہیں بخش سکتا، تو پھر وہ کیوں نیکی کے راستے پر چلے؟

جب انسان خدا کا انکار کرتے ہیں، تو وہ بے شک اُس بنیاد کو ترک کر دیتے ہیں جو اُنہیں کسی بھی قسم کی پاکیزگی کی طرف لے جا سکتی ہے، اور اگر وہ ایسی زندگی گزارتے ہیں جیسی اکثر بے ایمان گزارتے ہیں، تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنے عقیدے سے متضاد چل رہے ہیں۔

پھر بھی، ایک اصول کے طور پر—اور بغیر کسی استثنا کے—اگرچہ میں نے جو کہا ہے اُس کو نہیں جھٹلاتا—لیکن بہر حال یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ بے ایمان کا دل ناپاک ہے۔ کیونکہ ہم نے کیا تسلیم کیا؟ کہ جو شخص اپنے خدا کو رد کرتا ہے، وہ ضروری نہیں کہ چور ہو—لیکن کیا اُس نے خدا کو لوٹا نہیں؟ ہم نے کیا کہا؟ کہ جو شخص مسیح کو رد کرتا ہے، وہ ضروری نہیں کہ بدکردار ہو—لیکن کیا یہ پاکیزگی ہے کہ وہ کامل ترین ہستی کو مسترد کرے؟ کیا وہ دل پاک ہو سکتا ہے جو نجات دہندہ کی شخصیت اور سیرت میں کوئی حسن نہیں دیکھتا؟ ہم نے کیا مانا؟ کہ بے ایمان باغی نہیں ہوتا—لیکن کیا وہ اپنے خدا کا وفادار بندہ ہو سکتا ہے جو خدا کے وجود کا انکار کرے، اُس کے خلاف زبان درازی کرے، اور یوں جیلے گویا کہ کوئی خدا ہی نہیں؟

لوگ، اگر اُنہیں "گناہگار" کہا جائے، تو شاید اُس لفظ پر کانپیں نہ، بلکہ اسے قبول کر لیں۔ مگر اگر اُنہیں "مجرم" کہا جائے، تو فوراً وہ برہم ہو کر اپنی صفائی پیش کریں گے—یہ اس لیے ہے، میرا خیال ہے، کہ اکثر انسانوں کے نزدیک خدا کے خلاف گناہ کرنا کوئی بڑی بات نہیں، مگر انسان کے خلاف خطا کرنا نہایت سنگین جرم سمجھا جاتا ہے۔

اور یہی ساری حقیقت کی جڑ ہے—بے ایمان کی ناپاکی ہمیشہ خدا کی طرف ہوتی ہے، اگرچہ وہ بظاہر انسانوں کی نظر میں ناپاک نہ ہو۔ اور اگر بے ایمان کسی نہ کسی طرح اپنی ظاہری زندگی کو آدمیوں کے سامنے بے داغ رکھے، تب بھی خدا کے حضور وہ کیا ہے؟

وہ وہی ہے جس نے اپنے خالق کے تمام فرائض سے منہ موڑ لیا، جو اپنے بادشاہ کے حضور اپنی ذمہ داریوں کا انکار کرتا ہے، جو پہوواہ کے دستِ قدرت سے برکات پاتا ہے، مگر شکر گزار نہیں ہوتا، اور نہ ہی تسلیم کرتا ہے کہ یہ رحمتیں اُسی کے ہاتھ سے آتی ہیں۔ وہ وہی ہے جو مسلسل اُس جلالی ذات کی تحقیر میں زندگی بسر کرتا ہے، جو لامحدود جلال کے مالک کے لیے کسی قسم کی ستائش نہیں رکھتا، جو وہ جرم کرتا ہے جسے دیکھ کر فرشتے بھی کانپ اُٹھیں—یعنی وہ مسیح سے محبت کے بغیر جیتا ہے، خدا کے وعدوں پر اعتماد کیے بغیر چلتا ہے۔

یہ ایک ایسی ناپاکی ہے جسے اگر صحیح روشنی میں دیکھا جائے، تو میں کہتا ہوں کہ یہ اُس سے کہیں زیادہ ہولناک ناپاکی ہے جو انسانوں کے درمیان بظاہر ظاہر ہونے والے گناہوں سے دکھائی دیتی ہے۔

مگر اس متن پر غور کرو، کیونکہ یہ اُس ذہنی فلسفے کی بہت سی باتوں کی تصحیح کرتا ہے جسے ہم نے سنا ہے۔

مثال کے طور پر، میں نے یہ دعویٰ سنا ہے کہ ضمیر، انسانوں میں خدا کا نائب ہے۔ میں نے بارہا منبر سے ایسے الفاظ سنے ہیں اور کتابوں میں پڑھے ہیں جو مجھے اس نتیجے تک لے جاتے ہیں کہ ہر گرا ہوا انسان نہ صرف اپنے اندر کوئی بھلائی رکھتا ہے، بلکہ ایک ایسا مضبوط اصول بھی رکھتا ہے جو تقریباً الہی صفات سے مشابہ ہے۔

مگر میں آدم کے گناہ میں گرنے پر یقین رکھتا ہوں، اور میں مانتا ہوں کہ یہ گرنا کامل تھا، اور یہ کہ ضمیر بھی اُسی طرح گرا ہوا ہے جیسے باقی سب چیزیں۔ اور یہ کہ دُنیا میں کوئی بھی ضمیر پاک نہیں، مگر جتنا خدا کے روح نے اُسے پاک کیا ہو۔

ضمیر خود ایک ناپاک چیز ہے، اور خدا کی نمائندگی کرنے کے بجائے، میں لمحہ بھر کے لیے بھی اُس کا موازنہ اُس ہمیشہ مبارک اور پاک ذات سے نہیں کر سکتا۔

اصل حقیقت تو یہ ہے کہ ضمیر، اگرچہ انسان کے لیے عملی طور پر ایک راہنما ہونا چاہیے، مگر یہ ہمیشہ ایک محفوظ راہنما نہیں ہے، کیونکہ ہر انسان کے لیے حقیقی راہنما کلام مقدس ہے—خدا کی نازل کردہ مرضی۔ وہی سچ، پاک اور راست ہے۔ مگر میرا ضمیر اکثر تاریکی میں ڈوبا ہوا ہو سکتا ہے، میرا ضمیر جہالت میں مبتلا ہو سکتا ہے، میرا ضمیر بگڑا ہوا ہو سکتا ہے۔ اور میرا فرض یہ نہیں کہ میں جیسا ضمیر اپنے اندر پاتا ہوں، ویسا ہی اُس کی پیروی کروں، بلکہ مجھے خدا کے حضور جانا چاہیے اور اُس سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ میرے ضمیر کو روشن کرے اور اُسے ہدایت بخشے۔

نیز، یہ کسی شخص کے لیے غلط کام کا جواز نہیں کہ وہ کہے، "میں نے اپنے ضمیر کی پیروی کی۔" یہ انسانوں کے سامنے ایک بہانہ ہو سکتا ہے، مگر خدا کے حضور نہیں۔

خدا کی شریعت کسی متغیر مقدار یا معیار کی تابع نہیں، کہ وہ کسی کے ضمیر کی کیفیت پر منحصر ہو، بلکہ وہ ایک مقرر اور غیر متزلزل قانون ہے۔

بالکل ویسے ہی جیسے اگر کوئی شخص زہر کھائے اور یہ یقین کرے کہ یہ اُسے فائدہ دے گا—وہ مر جائے گا، چاہے اُس کا ضمیر کچھ بھی کہے۔ یا اگر کوئی شخص شمال کی طرف چلے، اور امید کرے کہ وہ جنوب میں اپنے گھر پہنچے گا—وہ کبھی ایسا نہ کر سکے گا۔ یا اگر کوئی شخص ایک لیکچر جہاز میں سوار ہو، اور طوفان آ جائے، تو اُس کا ضمیر اُسے نہیں بچا سکے گا۔

!یہی حال تمہارا بھی ہے—اگر تم بھٹک گئے ہو، تو تم بھٹک گئے ہو

تمہارا فرض یہ تھا کہ تم خداوند کے حضور ٹھہرتے تاکہ وہ تمہارے ضمیر کو درست کرے،  
تمہارا فرض یہ تھا کہ تم اس ضمیر کو صلیب کے قدموں میں رکھ دیتے  
—اور مالک سے دعا کرتے کہ وہ اسے پاک کرے  
تمہیں لازم تھا کہ روح القدس کے تعلیم کے منتظر رہتے  
اور خدا کی کتاب کے ناقابل خطا فرمانوں سے مشورہ کرتے  
تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ بلند و برتر خداوند کی مرضی کیا ہے۔

پس، ہر شخص کو اپنے ضمیر کی برتری پر فخر کرنا زیبا نہیں،  
میں بے شک انسانوں کے درمیان ضمیر کی اہمیت کو مانتا ہوں  
لیکن کوئی بھی ضمیر خدا کے حضور کامل نہیں۔  
ضمیر کو خدا کی شریعت کے تابع ہونا چاہیے  
خدا کے انجیل کے تحت جھکنا چاہیے  
اُس کی تعلیمات پر ایمان لانا چاہیے  
اور اُس کے احکام کی فرمانبرداری کرنی چاہیے۔  
ضمیر، کسی بھی دوسری طاقت کی مانند، بے لگام نہیں ہے  
یہ بھی خدا کے قانون کے تابع ہے۔  
خدا نے آدمی کو بنایا، اور اُس میں ضمیر رکھا  
مگر یہ ضمیر گناہ کے سبب بگڑ گیا، زخمی ہوا، اور آلودہ ہو گیا۔

اب دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کی عقل اور ضمیر دونوں ناپاک ہیں۔  
وہ درست فیصلہ کرنے کے قابل نہیں، کیونکہ اُن کی فہم بگڑ چکی ہے۔  
وہ کڑوے کو میٹھا، اور میٹھے کو کڑوا سمجھتے ہیں۔  
—کوئی انسان ایسا کیسے کر سکتا ہے؟ "کوئی کہے گا"  
!لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں  
ہزاروں ہیں جو جان بوجھ کر غلط فیصلہ کرتے ہیں  
اور جب وہ کسی معاملے پر غور کرنے بیٹھتے بھی ہیں  
(جو کہ افسوس! کم ہی ہوتا ہے)  
تو وہ قدرتی طور پر غلط نتیجے پر پہنچتے ہیں  
کیونکہ جس ترازو میں وہ تولتے ہیں  
وہ بگڑ چکی ہے  
جس پیمانہ سے وہ ناپتے ہیں

وہ مقدس مقام کا پیمانہ نہیں۔  
!اُن کی سمجھ ناپاک ہو چکی ہے

،اور جب وہ اپنے اخلاقی شعور کو کسی معاملے پر لاگو کرتے ہیں  
،تب بھی وہ لازمی طور پر فریب کھاتے ہیں  
کیونکہ اُن کا ضمیر بھی ناپاک ہو چکا ہے۔  
،افسوس! کیسی دردناک حالت ہے انسان کی  
مگر یہی وہ حالت ہے  
،جس میں ہر انسان، اپنی حد کے مطابق  
،گرا ہوا پایا جاتا ہے  
،یہاں تک کہ اُس کی مرضی خدا کی طرف نہ مڑ جائے  
اور وہ عظیم روح کے وسیلہ سے بحال نہ ہو۔  
—ہم سب ناپاک ہیں  
!ہر لحاظ سے ناپاک  
،سارا سر بیمار ہے"  
!"اور سارا دل نڈھال ہے  
!ہم سب گر چکے ہیں

،انسانیت کے وسیع پیکل میں  
!ایک بھی ستون سیدھا کھڑا نہیں ہے  
،کہیں کہیں کچھ باقیات ایسی نظر آتی ہیں  
،جو یہ جتاتی ہیں کہ انسان کی فطرت کتنی عظیم ہو سکتی تھی  
،مگر اگر ہم مجموعی طور پر دیکھیں  
،تو سب کچھ تباہی میں پڑا ہے  
اور ایسی بربادی میں کہ جب تک  
،وہی ہاتھ جو اسے ابتدا میں بنایا تھا  
،اپنی قادر مطلق قدرت کو نہ دکھائے  
،اور پھر سے وہی کلام نہ فرمائے  
،جس نے دنیا کو تخلیق کیا  
،تب تک یہ ویران و برباد ہی رہے گا  
!اور ہر طرح کی ناپاک چیزوں کا مسکن

—پس، میں نے ان دو قسم کے انسانوں کے بارے میں کلام کیا  
پاک اور ناپاک۔  
،مگر اب، دوسرے حصے میں  
ہمیں اصل نکتہ پر غور کرنا ہے

||

دو قسم کے آدمیوں پر پڑنے والے دو اثرات

پاک لوگوں کے لیے سب چیزیں پاک ہیں، مگر جو ناپاک اور بے ایمان ہیں، اُن کے لیے سب چیزیں ناپاک بن جاتی ہیں۔ اس کا چند  
مثالوں سے اندازہ لگائیں۔

اول، خدا کے اوصاف پر غور کریں۔  
،جو مسیح پر ایمان رکھتا ہے اور جس کا دل پاک ہے  
!اُس کے لیے خدا کی ذات کیسی جلالی اور شان دار ہے  
،اور جب بھی وہ اُس کے بارے میں سوچتا ہے  
،اُسے سجدہ کرتا ہے، اور اُس سے رفاقت رکھتا ہے  
تو وہ خود بھی زیادہ پاک ہو جاتا ہے۔  
،سچا ایماندار خدا کو یاد کیے بغیر

اور اُس کے قریب اُئے بغیر  
اُس کے مانند نہیں بن سکتا

لیکن بے ایمان کو دیکھو  
اکثر اُس کے خیالات بھی  
اُس کی اپنی ناپاک عقل کے سبب  
ناپاک ہو چکے ہوتے ہیں  
یہ خیالات اُسے برانگیختہ کرتے ہیں  
اور اُسے قہر اور نفرت سے بھر دیتے ہیں۔  
وہ خدا کی قدوسیت سے خوش نہیں ہوتا  
"بلکہ کہتا ہے،" یہ تو سختی ہے  
آدمی ایسی شریعتوں میں کس طرح خوش رہ سکتا ہے "  
"جو اُس پر ایسی پابندیاں لگاتی ہیں؟  
وہ خدا کی حکمت کو اُس کی تدبیر میں نہیں دیکھتا  
بلکہ خیال کرتا ہے کہ  
سب کچھ بے ترتیب اور غلط طریقے سے چل رہا ہے  
کیونکہ یہ سب  
اُس کی نفسانی لذتوں کے مطابق نہیں۔

—اور خاص کر، اگر تم خدا کی رحمت کو اُس کے سامنے رکھو  
وہ سب سے برکت یافتہ صفت  
—جو ایماندار کے لیے انتہا درجے تک پاک کرنے والی ہے  
تو تم دیکھو گے کہ بے ایمان کہے گا  
"خدا رحیم ہے"  
اور اسی کو اپنے گناہ میں قائم رہنے کا بہانہ بنا لے گا۔

کتنا افسوسناک ہے کہ  
جب ہم خوشخبری کی منادی کرتے ہیں  
اور لامحدود رحمت کی دعوت دیتے ہیں  
تو بہت سے لوگ کہتے ہیں  
"آہ! پھر میں جب چاہوں تب خدا کی طرف رجوع کر سکتا ہوں"  
کیونکہ وہ بڑا مہربان ہے  
اور وہ مجھے معاف کر دے گا  
"لہذا میں اُس کی بغاوت میں لگا رہوں گا"

اور جب ہم نے بڑے درد کے ساتھ تبلیغ کی  
جب ہماری آنکھوں سے آنسو بہے  
جب ہم نے اُن لوگوں کی کہانی بیان کی  
جو گیارہویں گھنٹے پر نجات پا گئے  
تو کچھ دل مسیح کی طرف راغب ہو گئے  
مگر کچھ نے اس خوفناک نتیجے پر پہنچ کر کہا  
"اگر وہ آخری گھڑی میں نجات پا سکتے ہیں"  
تو میں بھی آخری لمحے تک انتظار کر سکتا ہوں  
"اور پھر خدا کی رحمت پر تکیہ کروں گا"

اے بھائیو  
میں یقین رکھتا ہوں کہ  
تم خدا کی منادی نہیں کر سکتے  
بغیر اس کے کہ کچھ لوگ  
—اُس میں فتنہ انگیزی نہ کریں  
خواہ وہ اُس کی

محض ایک سادہ سی حقیقت ہو  
!جیسے اُس کی رحمت  
— مگر جب تم اُس کی حاکمیت پر آؤ  
— وہ گہرائی جو کبھی ماپ نہیں سکتی  
!کتنے ہی لوگ اُس میں غرق ہو گئے

میں مانتا ہوں کہ  
ہمیں اِس کے بارے میں ضرور بولنا چاہیے  
اور میں اُن میں سے نہیں  
جو کہتے ہیں کہ  
ہمیں اِس پر خاموش رہنا چاہیے  
مگر کتنے ہی لوگ  
جان بوجھ کر  
ان گہرائیوں میں ڈوب گئے  
:کیونکہ وہ کہنے لگے  
کون ہے جو اُس کی مرضی کا مقابلہ کر سکتا ہے؟  
پھر وہ کیوں ملامت کرتا ہے؟  
اگر ہونا ہے تو ہوگا  
"اگر ہونا طے ہے تو وہ ہو کر رہے گا

یہاں تک کہ اُنہوں نے  
یہ جُرأت کی  
کہ خُدا کو اپنے گناہ کا  
موجد بنا دیا  
اور اُس اقدس  
اُس مقدّسوں کے مقدّس بادشاہوں کے بادشاہ سے  
!اپنی ناراستی کا جواز نکال لیا  
مگر جو دل کے پاک ہیں  
اُن کے لیے سب چیزیں  
ایسی پاک ہیں کہ  
ہم خود اُس کے حضور  
فروتنی اور توبہ میں  
نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔  
لیکن بے دینوں کے لیے  
یہاں تک کہ خُدا خود  
گناہ میں قائم رہنے کا  
!حجت بن جاتا ہے

— اب اِسے کسی اور پہلو سے دیکھو  
،یہی حال خُدا کے ساتھ ہے  
اور یہی حال خوشخبری کے ساتھ بھی ہے۔  
انجیل کی تعلیمات  
— ایماندار کے لیے بہت پاک ہیں  
اُن میں سے کوئی بھی ایسی نہیں  
جو اُس کی زندگی پر  
!عملی اثر نہ ڈالے

:میں چُنیدہ ہونے کی تعلیم کو لیتا ہوں  
،پس اگر اُس نے ہمیں چُنا  
تو ہمیں  
،ایک خاص قوم ہونا ہے

نیک کاموں کے لیے سرگرم  
اور وہ خاص محبت  
جو ہم محسوس کرتے ہیں  
ہمیں خاص خدمت میں باندھ دیتی ہے۔  
ہم اکثر گاتے ہیں  
"میرے خُدا کی محبت نے مجھے چُنا"  
پس میں بھی اُس کے لیے  
شدید محبت سے جلتا ہوں؛  
اُس نے ازل میں مجھے چُنا  
"پس ہم بھی اُسے چُنتے ہیں"

— یہی حال مخلصی کی تعلیم کا ہے  
کہ اُس نے  
اپنے بیش بہا خون سے  
ہمیں مخلصی دی۔  
اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے  
"تم اپنے نہیں"  
تم قیمت سے خریدے گئے ہو؛  
پس اپنے بدنوں اور اپنی رُوحوں میں  
خُدا کی تمجید کرو  
"جو کہ اُس کی ہیں"

اور آخری قیام کی  
شیریں تعلیم کو لو  
"صادق اپنی راہ پر قائم رہے گا"  
اب، خدا پرست آدمی  
یوں جیتا ہے  
کہ وہ یہ ثابت کرے  
— کہ وہ واقعی خدا پرست ہے  
اپنے ثبات سے  
اور وہ روزانہ فضل کے لیے  
خُدا کے حضور آتا ہے  
تاکہ وہ اُسے سنبھالے رکھے  
اور آخر تک قائم رکھے۔  
وہ اُس لامحدود محبت کو  
برکت دیتا ہے  
جو اُس سے منہ نہیں موڑتی  
اور وہ  
مسلل جاگتے رہنے کے ذریعے  
اُس کی طرف کھنچتا ہے۔

میں اور بھی بہت سی  
تعلیمات کا ذکر کر سکتا ہوں  
مگر ہر مسیحی یہ مانے گا  
کہ جس میں یہ اُمید ہے  
اوہ خود کو پاک کرتا ہے

یقیناً لوگ چُنیدگی کو بھی بگاڑتے ہیں  
کتنی ہی بار آدمیوں نے  
اسے اپنی شدید بے حیائی کے لیے  
پردہ بنا لیا ہے۔



!اور مخلصی کے خون کا کیا کہنا  
!ہائے افسوس  
کتتے ہی لوگوں نے  
،اس صلیب کو  
،جو زندگی کا درخت ہے  
!اپنے لیے موت کا درخت بنا لیا  
یہ اُن کے لیے  
موت سے موت کی بُن گیا۔  
ہم نے ایسے بعض لوگوں کو جانا ہے  
،جن کی ہلاکت واجب ہے  
:جو کہتے ہیں  
،ہم خُدا کے فرزند ہیں"  
!"اور ہم اپنی مرضی کے مطابق جئیں گے  
اور اس لیے  
اُنہوں نے اپنے آپ کو  
ناپاکی کے حوالے کر دیا۔  
یقیناً،  
،تمام کفر گویوں میں  
،یہی سب سے بڑے مجرم ہیں  
!یہ بدترین لوگوں میں شمار ہوتے ہیں

مگر جب لوگ  
خوشخبری کو یوں  
،بے حیائی میں بدل دیتے ہیں  
تو کیا ہم کہیں  
کہ اس میں  
خوشخبری کا قصور ہے؟  
کیا ہمیں  
ان تعلیمات میں سے  
کچھ کو چھپا لینا چاہیے؟  
!برگز نہیں  
،کیونکہ  
،جو پاک ہیں"  
!"اُن کے لیے سب چیزیں پاک ہیں  
لیکن جو ناپاک  
،اور بے ایمان ہیں  
اُن کے لیے  
یہ مقدس چیزیں  
!ہمیشہ ناپاک رہیں گی

تم اتنا ہی اچھا کرو  
،کہ سورج کو چمکنے سے روک دو  
کیونکہ جب اُس کی کرنیں  
،کوڑے کے ڈھیر پر پڑتی ہیں  
تو اُس میں سے  
!بدبو دار بھاپ اُٹھتی ہے  
ہاں، مگر وہی سورج  
،جب پھولوں پر پڑتا ہے  
تو وہ  
اپنی خوشبو  
!چاروں طرف بکھیر دیتے ہیں

یہ سورج  
 !ناقابل بیان بھلائی کر رہا ہے  
 ،یہ سورج کا قصور نہیں  
 بلکہ کوڑے کا ڈھیر  
 !ہی ملامت کے لائق ہے  
 ،اور جب سچائی بگاڑی جاتی ہے  
 تو تمہیں  
 ،سچائی کو قصور وار نہیں ٹھہرانا چاہیے  
 بلکہ اُس ناپاک  
 ،اور بے ایمان دل کو  
 !جو اُسے گناہ میں بدل دیتا ہے

اب یہی حال  
 —انجیل کی رسوم کا بھی ہے  
 بلکہ یہاں  
 !یہ اور بھی ہولناک سچائی ہے  
 جب تم  
 خوشخبری کی رسوم  
 جیسے کہ  
 ،کلام کی منادی کو دیکھو  
 تو ایک سچے ایماندار کے لیے  
 یہ ایسا ہے کہ  
 ہر بار جب وہ  
 ،کلام کو سنتا ہے  
 تو وہ کلام کے وسیلے  
 !پاک کیا جاتا ہے  
 ،اب تم پاک ہو"  
 تم اُس کلام کے وسیلے  
 صاف کیے گئے ہو  
 "جو میں نے تم سے کہا

خُدا کی سچائی  
 اُس پر  
 !اُس کے گناہ آشکار کرتی ہے  
 وہ آئینہ میں  
 ،اپنا چہرہ دیکھتا ہے  
 اور کوشش کرتا ہے  
 ،کہ اُن دھبوں کو مٹا دے  
 جو خُدا کا کلام  
 !اُسے دکھاتا ہے

مگر ایک بے دین آدمی، جب وہ کلام کو سنتا ہے، تو اُس کی حالت بد سے بدتر ہو جاتی ہے، شاید ظاہری طور پر ہی نہیں، بلکہ اُس کے دل میں بھی زیادہ سختی آ جاتی ہے۔  
 ہائے افسوس! کچھ ایسے بھی ہیں جو اِس مقدس جگہ میں بیٹھتے ہیں—اور سالہا سال سے یوں ہی بیٹھے چلے آ رہے ہیں۔  
 !لیکن میں خُدا کا شکر کرتا ہوں کہ اب ایسے لوگ بہت کم رہ گئے ہیں، اور اُمید کرتا ہوں کہ جلد ہی یہاں کوئی بھی ایسا نہ رہے  
 !خُدا کا فضل بخشے کہ ایسا ایک بھی نہ ہو

!لیکن دیکھو، وہی سچائی جو ایک وقت اُنہیں کانپنے پر مجبور کر دیتی تھی، اب اُن کے دل پر اثر نہیں کرتی  
 ،اور جس خوشخبری کی منادی کبھی اُن کی آنکھوں میں آنسو لے آتی تھی اور اُنہیں گھٹتوں پر جھکا دیتی تھی  
 !اب وہ اُس کی پروا نہیں کرتے  
 ،اور وہ گناہ، جنہیں وہ کبھی چھوڑ دینا چاہتے تھے

اور جو اُن کے ضمیر کو چھید دیتے تھے  
اب وہ انہیں بے خوفی سے اپناتے ہیں  
کیونکہ وہی خوشخبری جو نرم کرتی ہے  
اوہ سخت بھی کر دیتی ہے  
جیسے سورج جب موم پر چمکتا ہے  
تو اُسے پگھلا دیتا ہے  
مگر جب وہی سورج مٹی پر چمکتا ہے  
تو اُسے سخت کر دیتا ہے

یہاں تک کہ  
—کلام کی منادی کا مبارک فریضہ بھی  
—کلام سننے کا عمل بھی  
بعض آدمیوں کو  
!زیادہ سے زیادہ ناپاک بنا دیتا ہے  
!ہائے افسوس کہ ایسا بھی ہوتا ہے

مگر دیکھو کہ بیتسمہ  
اور خُداوند کے عشائے مقدس  
!کیسی طرح بگاڑے گئے ہیں  
یہ دونوں  
مقدس رسوم اس لیے دی گئیں تھیں  
—کہ آدمی قیمتی سچائی کو یاد رکھے  
بیتسمہ میں  
،خُداوند کی موت اور دفن کا نشان  
اور عشائے ربانی میں  
ہماری جان کا  
یسوع کے بدن اور خون پر  
روحانی خوراک کے طور پر  
خوشی سے گزارہ کرنا۔  
مگر یہ کیسا افسوسناک حال ہے  
کہ ہزاروں منبروں سے  
یہ تعلیم دی جا رہی ہے  
کہ بیتسمہ  
گناہوں کو دھو دیتا ہے  
اور آدمی کو  
!از سر نو پیدا کرتا ہے

اور اگرچہ بعض نے  
مجھے اس بات پر ملامت کی  
کہ میں نے  
نئی پیدائش " کے لفظ پر "  
،زیادہ زور دیا  
لیکن اب میں دیکھتا ہوں  
کہ کچھ لوگ  
اُس سے بھی بڑھ کر  
،اسے ایک خالص مذہبی رسم بنا چکے ہیں  
اور یوں  
!یہ ایک نقصان دہ بدعت بن چکا ہے

اور عشائے ربانی کے متعلق  
یہ سکھایا جا رہا ہے

کہ اُس میں  
تمام گناہ بخش دینے کی قدرت ہے  
!حتیٰ کہ سب سے بڑے گناہ بھی  
اور یہ بات  
کبھی کبھار  
، غلطی سے نہیں کہی جاتی  
بلکہ باقاعدہ  
شائع کی جاتی ہے  
اور انگلستان بھر میں  
ایک درست تعلیم کے طور پر  
!پھیلائی جا رہی ہے  
!افسوس  
یہ آدمیوں کے ناپاک ذہن ہیں  
جو ان دونوں مقدس رسوم  
کو بدعت  
!اور ناپاکی میں بدل دیتے ہیں  
اور غالباً  
!یہ ہمیشہ یوں ہی ہوتا رہے گا

مگر جب کوئی دل  
خُداوند یسوع پر  
، ایمان لا کر پاک ہو جاتا ہے  
تو وہ کبھی  
محض روٹی اور مے  
، کو خُدا کی جگہ نہیں دیتا  
اور نہ ہی پانی کو  
!روح القدس کی جگہ سمجھتا ہے  
خُدا ہمیں  
، اس ناپاکی سے بچائے  
کہ ہم  
سادہ مگر بامقصد رسوم کو  
!توہم پرستی میں بدل دیں

مجھے اِس میں  
کوئی شبہ نہیں  
کہ بہت سے لوگ  
محض عشائے ربانی  
یا قربانی کی رسم ادا کر لینے سے  
، اپنی نجات کے امیدوار ہیں  
اور وہ یہ اُمید رکھتے ہیں  
، کہ وہ آسمان میں داخل ہوں گے  
کیونکہ اُنہوں نے  
ایسے آدمیوں پر  
بھروسہ کیا  
جو اپنے آپ کو  
خُدا کے  
منتخب کابن کہنے کی  
!گستاخی کرتے ہیں

خُدا ہمیں  
ایسی ناپاک سمجھ

ارکھنے سے بچائے  
کیونکہ جب تک  
کسی کا فہم  
،ناپاک نہ ہو  
وہ ایسی توہم پرستی  
پر ایمان لانے کے لیے  
!تیار نہیں ہو سکتا

لیکن میں  
!اپنی بات آگے بڑھاتا ہوں  
میں نے بار بار دیکھا ہے  
،کہ خدا کی کلیسیا بھی  
پاک دلوں کے لیے  
،ایک چیز ہوتی ہے  
اور ناپاک دلوں کے لیے  
!کچھ اور

تم ایک شخص کو دیکھو گے  
،جو ایک مسیحی کلیسیا کا رکن ہے  
،اور وہ تم سے کہے گا  
جہاں کہیں"  
،میں اپنی کلیسیا میں گیا ہوں  
میں نے محبت بھرے  
،اور سرگرم بھائیوں کو پایا  
اور اُن کی رفاقت میں  
!"خوشی محسوس کی

ابھی میں ایک معزز بزرگ بھائی کے بستر کے پاس تھا، جنہیں تم میں سے اکثر جانتے ہو، اور اگر تم اُن سے اُس کلیسیا کے بارے میں پوچھو، جس کے وہ رکن ہیں، تو وہ اُس کی تعریف میں روشن کلمات کہیں گے۔  
یہ اس لیے ہے کہ وہ اپنے مسیحی بھائیوں میں وہی کچھ دیکھتے ہیں جو خود اُن کے اندر موجود ہے۔

وہ شخص جو محبت رکھتا ہے، وہ بھائیوں سے محبت کرتا ہے۔  
،جو پاکدامن، طاہر اور سرگرم ہے، وہ دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھتا ہے  
اور یقیناً وہ اُس کے لیے پاکیزہ ہی ہوتے ہیں۔

،لیکن تم ایک اور شخص سے ملو گے  
،جو کہ دنیا دار اور جسمانی طبیعت کا مالک ہے  
،اور وہ کہے گا  
!"اوہ! یہاں کوئی محبت نہیں"  
کیونکہ اُس کے اپنے دل میں محبت نہیں۔  
،وہ کہے گا

!"یہاں کوئی جوش و غیرت نہیں"  
،اور اگر سب اُس جیسے ہوتے  
تو واقعی جوش و غیرت نہ ہوتی۔  
،وہ کہے گا  
آج کل میں"

رسولوں کی مانند زندگی  
،کہیں نہیں دیکھتا  
!"جیسا کہ کلام میں پڑھتا ہوں  
اور حقیقت یہ ہے  
کہ وہ خود

رسولوں کی مانند  
،زندگی بسر نہیں کرتا  
!اسی لیے وہ اُسے نہیں دیکھتا

—ایک پرانی تمثیل سے سمجھو  
اگر تم کسی علاقے پر  
،ایک گدھ یا چیل کو اڑنے دو  
تو وہ کیا دیکھے گا؟  
،وہ مُردار کی تلاش کرے گا  
اور ضرور تمہیں بتا دے گا  
!کہ وہاں کتنی لاشیں پڑی ہیں  
لیکن اگر تم اُسی علاقے میں  
،ایک فاختہ کو اڑنے دو  
تو وہ اُن چیزوں پر  
،نظر ہی نہ کرے گی  
کیونکہ اُس کا مزاج  
،اُس سے مختلف ہے  
بلکہ وہ تمہیں  
ہر اُس چیز کے بارے میں بتائے گی  
،جو خوشنما اور خوبصورت ہو  
!کیونکہ وہ خود پاکیزہ ہے

یوں ہی  
پاک دل خُدا کی جماعت میں  
پاکیزگی دیکھتا ہے۔  
وہ ناپاکی سے  
،آنکھیں بند نہیں کر سکتا  
لیکن وہ  
،حق میں خوشی کرتا ہے  
اور ہمیشہ  
،سچائی کی گواہی دیتا ہے  
محبت کے ساتھ  
جو بُرا گمان نہیں کرتی۔  
مگر جو ناپاک  
،اور بے ایمان ہے  
وہ ہر جگہ  
،ناپاکی دیکھتا ہے  
اور ہر چیز کو  
اُسی غلاظت سے آلودہ کرتا ہے  
جو اُس کے اپنے دل میں بھری ہوتی ہے۔

—اب تقدیر کے واقعات پر غور کرو  
،میں تمہیں زیادہ دیر نہ روکوں گا  
مگر یہ کہنے دو  
کہ تقدیر کے تمام واقعات  
،کسی کے لیے ایک چیز ہوتے ہیں  
اور کسی کے لیے کچھ اور۔

اگر کوئی پاک دل انسان  
،اچانک دولت مند ہو جائے  
تو وہ اُس دولت کو

مسیح کی کلیسیا کے محتاجوں کے لیے  
استعمال کرتا ہے۔  
لیکن اگر وہ ناپاک ہو  
تو وہی دولت  
اُسے اپنی ناپاک خواہشوں کی تکمیل  
کا موقع دیتی ہے  
اور وہ اور بھی زیادہ  
ناپاکی میں گر جاتا ہے۔

اگر کوئی پاکیزہ شخص  
، غریبی میں آ جائے  
تو وہ اپنی مفلسی کے سبب  
، خدا کے قریب تر ہو جاتا ہے  
اور جہاں رہتا ہے  
وہاں کے مفلس بھائیوں میں  
خود کو مفید بنانے کی کوشش کرتا ہے۔  
لیکن اگر وہ ناپاک ہو  
، تو وہ بدترین ذلت اختیار کرتا ہے  
اور گناہ میں  
اور بھی زیادہ بگڑ جاتا ہے۔

کیا کوئی شخص  
مسیحی ہے؟  
تو صحت اُس کے لیے  
خدا کے نام پر  
وقف ہونے کی خوشی ہے۔  
لیکن اگر کوئی نافرمان ہو  
تو وہی صحت  
، اُسے گناہ میں آگے بڑھنے دیتی ہے  
یا کم از کم  
اپنی نفسانی خواہشات کو  
، اور زیادہ پورا کرنے دیتی ہے  
کیونکہ وہ  
اپنی صحت کو  
خدا کے لیے مخصوص نہیں کرتا۔

ہر واقعہ  
دو طریقوں سے استعمال ہو سکتا ہے۔  
پاک شخص  
ہر حال میں  
، خدا کے جلال کا پہلو دیکھے گا  
اور ناپاک شخص  
ہر چیز میں  
اپنے نفسانی فائدے  
کا موقع تلاش کرے گا۔

اب غور کرو  
جب کوئی شخص  
لوگوں کے درمیان رہ کر  
، گناہ دیکھتا ہے  
تو راستباز

اُس پر غمگین ہوتا ہے۔  
لیکن جب ایک مسیحی  
گناہ کو دیکھتا ہے  
،تو وہ سوچتا ہے  
یہ وہی ہے جو"  
،میں ہوتا  
اگر خدا کے فضل نے  
"مجھے نہ بچایا ہوتا۔  
پس وہ خدا کے فضل کا شکر کرتا ہے۔  
وہ کہتا ہے  
،بہی میری حالت ہو گی"  
"اگر میں بیدار نہ رہوں

پس وہ  
،اور بھی زیادہ محتاط ہو جاتا ہے  
اور دوسروں کے گناہ دیکھ کر  
،اپنی پاکیزگی میں بڑھتا ہے  
کیونکہ وہ ناپاکی کی نفرت انگیزی  
،کو محسوس کرتا ہے  
اور اُس سے  
اور زیادہ  
متنفر ہو جاتا ہے۔

مگر بے دین آدمی  
برے نمونوں سے  
،بہک جاتا ہے  
اور اُس کا ضمیر  
،اور زیادہ مردہ ہو جاتا ہے  
یہاں تک کہ وہ  
دوسروں کے گناہ دیکھ کر  
اپنے گناہ میں  
اور بھی جری ہو جاتا ہے۔

یقیناً تم نے دیکھا ہو گا  
کہ جہاں ایک نیک شخص  
،انگور چنتا ہے  
وہیں دوسرا شخص  
زہریلے سیبوں کے سوا  
کچھ نہ پاتا۔

جہاں ایک مسیحی  
دوسروں کی گمراہی دیکھ کر  
اپنی پاکیزگی کے لیے  
،ایک نصیحت پاتا ہے  
وہیں ایک نافرمان شخص  
اپنے ماضی کے گناہوں  
کے جواز اور  
آئندہ گناہ کے لیے  
اور زیادہ آزادی  
ڈھونڈ نکالتا ہے۔

اب ایک اور بات دیکھو  
یعنی لوگوں کا



ہمارے ساتھ برتاؤ۔  
فرض کرو  
لوگ کسی کی تعریف کرتے ہیں۔  
مسیحی کہے گا  
مجھے محتاط رہنا چاہیے  
کیونکہ انسان کی تعریف  
اکثر خدا کی رضا کے  
"خلاف ہوتی ہے۔"  
لیکن نافرمان شخص کہے گا  
اگر کوئی میری تعریف کرتا ہے  
"میں کتنا عظیم ہوں  
پس وہ  
تکبر میں اور بھی بڑھتا ہے۔"

جو شخص خدا کے قریب رہتا ہے  
اگر لوگ اُس کا مذاق اڑائیں  
تو وہ کہتا ہے  
یہ میرے لیے  
خدا کی خاطر آیا ہے  
"میں اُسے برداشت کروں گا۔"  
لیکن نافرمان کہتا ہے  
"میں یہ اور زیادہ برداشت نہیں کروں گا"  
اور وہ  
راستبازی کے راستے  
سے پھر جاتا ہے  
کیونکہ وہ  
اُسے دشوار پاتا ہے  
خواہ وہ جانتا ہو  
کہ وہی راستہ سچا ہے۔

کتنی ہی بار  
ناانصافی نے  
نافرمان کو  
غصہ  
عداوت  
اور انتقام  
!کی طرف دھکیل دیا ہے  
مگر دیکھو  
مسیحی کو  
!جو اپنے مالک کی مانند ہے  
بر ناانصافی  
اُسے  
اور زیادہ  
فضل کے لیے دعا کرنے پر مجبور کرتی ہے  
اور جب اُس پر  
مزید ظلم ڈالا جاتا ہے  
تو وہ  
اور زیادہ معاف کرتا ہے  
یہاں تک کہ  
اپنے دشمن کے سر پر  
بھلائی کے انگارے ڈالتا ہے

کہ شاید وہ  
اُس کی جان  
!نجات دے سکے

پس بدترین چیزوں سے بھی  
مسیحی  
،بہترین چیزیں نکالتا ہے  
جبکہ  
مقدس ترین چیزوں سے بھی  
ایک ناپاک دل  
بدترین چیزوں  
کو چُنتا ہے۔

—اُنہیے اختتام کریں  
—اگرچہ اس کی بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں  
،یہ کہہ کر  
،اے لوگو  
آج کی رات تمہارے لیے  
اپنے آپ کو جانچنے کا موقع ہے۔

کیا تم  
خدا کی کتاب میں  
ایسی بات پاتے ہو  
جو تمہیں خدا سے ناراض کرتی ہے؟  
کیا تم  
انجیل میں  
ایسا کچھ دیکھتے ہو  
جو تمہیں  
اپنی بے توبہ حالت میں  
مطمئن کر دیتا ہے؟  
کیا تم  
تقدیر کے واقعات میں  
ایسا کچھ دیکھتے ہو  
جو تمہیں  
،اشتعال دلاتا ہے  
یا تمہارے گناہ کے لیے  
کوئی بہانہ مہیا کرتا ہے؟  
،اگر ایسا ہے  
،تو تمہارا دل ناپاک ہے  
کیونکہ یہ چیزیں  
تمہارے ساتھ  
ویسی ہی ہیں  
جیسا تم خود ہو۔

،تم کہتے ہو  
"یہ اندھیرا ہے"  
یہ تمہاری آنکھ ہے  
—جو اندھیری ہے  
روشنی تو  
!روشن اور تاباں ہے  
،تم کہتے ہو

"ایہ کڑوا ہے"  
حالانکہ  
ہم تمہارے لیے  
!انجیل کی شہد لے کر آئے ہیں  
یہ شہد نہیں  
جو کڑوا ہے،  
بلکہ تمہارا منہ ہے  
!جو بگڑا ہوا ہے  
لوگوں کو  
کتنی بار  
یہ بات  
یاد رکھنی چاہیے  
جب وہ  
ایک سچی انجیل  
کے پیغام کو  
!سننے ہیں

،جارج ہربرٹ کہتا ہے  
،واعظ پر فتویٰ نہ لگا"  
"!کیونکہ وہ تیرا منصف ہے  
اور اکثر  
جب کوئی آدمی  
،کسی واعظ کو رد کرتا ہے  
تو بہتر ہوتا  
کہ وہ  
اپنے آپ  
!کو رد کرتا  
،وہ کہتا ہے  
میں اس بات سے  
"!متفق نہیں  
ہاں،  
،اگر وہ متفق ہوتا  
تو شاید  
یہ بات  
!سچ نہ ہوتی

ہم نے  
بسا اوقات  
کسی بدکردار  
کو  
ہم پر طعنہ زنی کرتے  
،سنا ہے  
،اور کہا ہے  
"!خدا کا شکر ہو"  
اگر وہ بدکار  
،ہماری مدح سرائی کرتا  
تو ہمیں معلوم ہو جاتا  
کہ  
ہم میں  
کوئی نہ کوئی  
!کمی ہے

ایسے اخبارات ہیں  
اگر وہ کسی آدمی کی  
تعریف کریں  
تو تم فوراً جان جاؤ گے  
کہ

وہ آدمی  
پہانسی کے لائق ہے  
یا  
!کچھ اُس کے قریب  
کیونکہ  
اُن کا ملامت کرنا ہی  
راستبازی کو  
ادا کیا گیا  
ایک خراج ہے۔

پس  
جب کوئی جان  
مسیح کے خلاف  
بغاوت کرے  
یا  
مسیح کے  
قیمتی خون کے خلاف  
یا

خدا کی انجیل  
اور اُس کی  
پاکیزگی کے خلاف  
تو کیا  
ہم خدا کو  
ملامت کریں  
کیونکہ  
یہ گناہگار  
اُسے رد کرتا ہے؟

نہیں،  
بلکہ  
خدا جلال پاتا ہے  
جب

ناانصاف آدمی  
اُس کے خلاف  
!سرکشی کرتا ہے  
اگر خدا

ویسا ہوتا  
جیسا وہ چاہتے ہیں  
تو نافرمان  
اُس سے محبت کرتے  
لیکن

چونکہ وہ  
اُسے نفرت کرتے  
حقیر جانتے  
اور

فراموش کرتے ہیں  
تو

یہی ظاہر کرتا ہے  
کہ  
خدا  
، اُن کی مانند نہیں  
بلکہ  
بے حد برتر ہے۔

پس  
آئیے  
ہم اپنے آپ کو  
اس سے جانچیں۔  
لیکن  
اگر  
ہم مجبور ہو جائیں  
یہ ماننے پر  
کہ  
ہمارے دل  
، ناپاک ہیں  
تو  
یہیں پر  
ختم کرنے کی  
ضرورت نہیں۔  
کیونکہ  
ایسے وسیلے  
موجود ہیں  
جو  
ہمارے دلوں کو  
پاک کر سکتے ہیں  
، خدا کی تمجید ہو  
اگر  
میرا ذہن  
اور ضمیر  
، نجس ہیں  
تو  
وہ ہمیشہ  
ایسے  
رہنے کے محتاج  
! نہیں  
! صفائی ممکن ہے

میں  
اپنے آپ  
، کو پاک نہیں کر سکتا  
اور  
کوئی ظاہری رسم  
بھی  
مجھے پاک  
! نہیں کر سکتی

کوئی بیرونی رسم"  
، مجھے پاک نہیں کر سکتی

کوڑھ  
میرے باطن میں  
"گہرا ہے۔"

لیکن  
خدا نے  
مسیح کو  
،منجی ٹھہرایا ہے  
اور  
وہ  
اپنے لوگوں  
کو  
اُن کے گناہوں  
سے بچائے گا  
اُن کی  
گناہ آلودہ  
!فطرت سے بھی  
اور  
جو کوئی  
مسیح یسوع  
،پر ایمان لاتا ہے  
یعنی  
اُس پر  
،بھروسا رکھتا ہے  
اُس کے اندر  
پاکیزگی  
کا آغاز  
ہو چکا ہے۔

خدا  
روح القدس کے وسیلے  
اُسے  
مسیح کی  
شبیبہ میں  
،ڈھالنا جائے گا  
کیونکہ  
،جو ایمان لاتا ہے  
وہ  
—گناہ سے نجات پائے گا  
،باطنی گناہ سے  
،ہر گناہ سے  
گناہ کے اختیار  
سے بھی  
اور  
اُس کے جرم  
!سے بھی

ایمان  
،اُسے پاک کرے گا  
مسیح کے  
قیمتی خون

اور  
اُس کے پہلو سے  
بہنے والے پانی  
کو  
!اُس پر لاگو کرے گا  
ایمان  
روح القدس  
کی قدرت سے  
صرف  
نجات بخشنے والا  
،فضل نہ ہوگا  
بلکہ  
پاک کرنے والا  
!فضل بھی ہوگا

خدا  
ہمیں یہ  
،عطا کرے  
اور  
ہم سب  
پاک لوگوں  
،میں شمار ہوں  
جن کے لیے  
سب چیزیں  
پاک ہیں۔

،ہم یہ دعا کرتے ہیں  
،مسیح کے نام میں  
!آمین